Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم سہ شنبہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۶/۲۱ | ۱۰ صلح ۱۳۴۶ ہش ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ ۱۰ جنوری ۱۹۶۷ء | نمبر ۸

اخبار احمدیہ

ــ ● ربوہ ۹ جنوری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ــ ● لاہور ــــ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو پچھلے دنوں بندش پیشاب کی تکلیف ہوگئی تھی۔ اور آپ گیرن ہسپتال مسوکھنڈ لاہور میں بغرض علاج داخل تھے۔ اب اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ کا اپریشن ہوگیا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ آپ اب معمولی چل پھر سکتے ہیں۔ احباب جماعت ان مبارک ایام میں خاص توجہ اور درد اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ــ ● ربوہ ۹ جنوری۔ گزشتہ شب یعنی ۲۷ رمضان المبارک کی رات کو مکرم حافظ رفیق احمد صاحب نے مسجد مبارک میں مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے مسجد محلہ دارالرحمت شرقی میں اور مکرم حافظ عباس علی صاحب نے مسجد دارالرحمت غربی (غلہ منڈی) میں نماز تراویح کے دوران قرآن مجید کا ایک ایک دور مکمل کر لیا۔ یہ سب حفاظ کرام یکم رمضان المبارک سے نماز تراویح میں قرآن مجید سنا رہے تھے۔ مسجد مبارک میں نماز تراویح آخر شب بوقت سحری ادا کی جاتی رہی۔ اور باقی مساجد میں نماز عشاء کے بعد۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب حفاظ کرام کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص دعا سے لاپرواہی کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا

وہ دعا سے دور رہتا ہے خدا تعالیٰ بھی اس سے دور ہو جاتا ہے

"اور جب اندر پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا ہو جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ خود بخود اس کا متکفل اور متولی ہوتا ہے اور اس سے پہلے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی کسی حاجت کو مانگے اللہ تعالیٰ خود اس کو پورا کر دیتا ہے۔ یہ ایک باریک سر ہے جو اس وقت کھلتا ہے جب انسان اس مقام پر پہنچتا ہے اس سے پہلے اس کی سمجھ میں آنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ لیکن یہ ایک عظیم الشان مجاہدہ کا کام ہے۔ کیونکہ دعا بھی ایک مجاہدہ کو چاہتی ہے۔ جو شخص دعا سے لاپرواہی کرتا ہے اور اس سے دور رہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا اور اس سے دور ہو جاتا ہے۔ جلدی اور شتاب کاری یہاں کام نہیں دیتی۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل کرم سے جو چاہے عطا کرے اور جب چاہے عنایت فرمائے۔ سائل کا کام نہیں ہے کہ وہ فی الفور عطا نہ کئے جانے پر شکایت کرے اور بدظنی کرے بلکہ استقلال اور صبر سے مانگتا چلا جاوے۔ دنیا میں بھی دیکھو کہ جو فقیر اڑ کر مانگتے ہیں خواہ اس کو کتنی ہی جھڑکیاں دو اور جتنا چاہو گھر کو وہ مانگتے چلے جاتے ہیں اور اپنے مقام سے نہیں ہٹتے۔ یہاں تک کہ کچھ نہ کچھ لے ہی مرتے ہیں اور بخیل سے بخیل آدمی بھی ان کو کچھ نہ کچھ دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پر انسان جب اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتا ہے اور بار بار مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ تو کریم رحیم ہے وہ کیوں نہ دے دیتا ہے اور ضرور دیتا ہے مگر مانگنے والا بھی ہو۔ انسان اپنی شتاب کاری اور جلد بازی کی وجہ سے محروم ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ بالکل سچا ہے ادعونی استجب لکم۔ پس تم اس سے مانگو اور پھر مانگو اور پھر مانگو جو مانگتے ہیں ان کو دیا جاتا ہے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ دعا ہو تری یک بک نہ ہو۔ اور زبان کی لاف زنی اور چرب زبانی ہی نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۴۳ و صفحہ ۴۴)

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا ارشاد

"فضل عمر فاؤنڈیشن کے قیام سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ محبت اور عقیدت رکھنے والے ہر دوست کے لئے موقعہ میسر آیا ہے کہ وہ حضور انور کے اس یادگار فنڈ میں بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کر کے اپنے جذبات اخلاص و تشکر کا عملی مظاہرہ کرے۔ جن احباب نے ابھی تک اس مبارک تحریک میں حصہ نہیں لیا وہ اس طرف فوری توجہ فرما دیں"۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۶۶ء

حدیث النبی

اَلْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التمسوھا فی العشر الاواخر من رمضان لیلۃ القدر فی تاسعۃ تبقی فی سابعۃ تبقی فی خامسۃ تبقی

ترجمہ ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ انتیسویں تاریخ کو یا ستائیسویں یا پچیسویں تاریخ میں

۲۔ وعنہ رضی اللہ عنہ فی روایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھی فی العشر الاواخر فی تسع یمضین او فی سبع یبقین یعنی لیلۃ القدر

ترجمہ ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر اخیرہ عشرہ میں ہوتی ہے۔ انتیسویں یا ستائیسویں تاریخ میں۔

(بخاری باب فضل لیلۃ القدر)

موجودہ الحادی ذہنیت پر

اسلام کس طرح غالب آسکتا ہے

۳

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مغربی علوم و فنون کی تحصیل کے لئے بڑی تاکید فرمائی ہے، اور آپ نے ان سے گریز کی مذمت کی ہے۔ البتہ آپ نے اس امر پر زور دیا ہے کہ ان علوم و فنون کی تحصیل سے پہلے ضروری ہے۔ کہ بچپن ہی سے اسلام کی تعلیم کو دلوں پر مستحکم کیا جاوے۔ ذیل میں ہم آپ کے ملفوظات میں سے ایک تقریر کا کچھ حصہ نقل کرتے ہیں جو آپ نے ۲۸ دسمبر ۱۸۹۷ء کے جلسہ سالانہ میں فرمائی۔ آپ کی یہ تقریر بھی نہایت بلند پایہ ہے۔ ہم صرف اس مضمون کے متعلق حصہ ہی کو یہاں پیش کر رہے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ

"میری یہ باتیں اس لئے ہیں کہ تاتم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ اور اس تعلق کی وجہ سے میرے اعضاء ہو گئے ہو ان باتوں پر عمل کرو۔ اور عقل اور کلام الٰہی سے کام لو تاکہ سچی معرفت اور یقین کی روشنی تمہارے اندر پیدا ہو۔ اور تم دوسرے لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف لانے کا وسیلہ بنو۔ اس لئے کہ آج کل اعتراضوں کی بنیاد طبعی اور طبابت اور ہیئت کے مسائل کی بناء پر ہے اس لئے لازم ہوا کہ ان علوم کی ماہیت اور کیفیت سے آگاہی حاصل کریں۔ تاکہ جواب دینے سے پہلے اعتراض کی حقیقت تو ہم پر کھل جائے۔

میں ان مولویوں کو غلطی پر جانتا ہوں جو علوم جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علوم جدیدہ کی تحقیقات اسلام سے بدظن اور گمراہ کر دیتی ہے۔ اور وہ یہ قرار دیتے بیٹھے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس اسلام سے بالکل متضاد چیزیں ہیں۔ چونکہ خود فلسفہ کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس لئے اپنی اس کمزوری کو چھپانے کے لئے یہ بات تراشتے ہیں کہ علوم جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔ ان کی روح فلسفہ سے کانپتی ہے۔ اور نئی تحقیقات کے سامنے سجدہ کرتی ہے

(ملفوظات جلد اول ص۶۸)

اس کے بعد حضور اقدس علیہ السلام اس امر کی وضاحت فرماتے ہیں کہ زندگی کا حقیقی فلسفہ اسلام ہی پیش کرتا ہے۔ اور بتایا ہے کہ اسلامی فلسفہ حاصل کرنے کے لئے محنت اور ریاضت کی ضرورت ہے جو اس کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"مگر وہ سچا فلسفہ ان کو نہیں ملا جو الہام الٰہی سے پیدا ہوتا ہے۔ جو قرآن کریم میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ وہ ان کو اور صرف انہی کو دیا جاتا ہے۔ جو نہایت تذلل اور نیستی سے اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کے دروازے پر پھینک دیتے ہیں۔ جن کے دل اور دماغ سے متکبرانہ خیالات کا تعفن نکل جاتا ہے اور جو اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرتے ہوئے گڑگڑا کر سچی عبودیت کا اقرار کرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۶۸، ۶۹)

آپ اس بات پر زور دیتے کہ کہ

"پس ضرورت ہے کہ آجکل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو۔"

(ایضاً ص۶۹) ۴۴

۴۴ مغربی علوم فنون کی یکطرفہ ترقی کا ذکر کر کے اس بات پر زور دیتے ہیں۔ اور بتایا ہے کہ جو لوگ انہی میں منہمک ہو جاتے ہیں۔ وہ ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ علم دین میں پختگی حاصل کی جائے۔ اور اسلام کی ماہیت کو اچھی طرح سمجھا جائے۔ اور اس کے بنیادی اصولوں کو اپنایا جائے۔ آپ فرماتے ہیں:

"لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے۔ جو بطور انتباہ میں بیان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ جو لوگ ان علوم میں ہی یکطرفہ پڑ گئے۔ اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہل دل اور اہل ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقعہ نہ ملا۔ اور وہ خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے۔ وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور اسلام سے دور جا پڑے۔ اور بجائے اس کے کہ ان علوم کو اسلام کے تابع کرتے الٹا اسلام کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کر کے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے۔ مگر یاد رکھو یہ کام وہی کر سکتا ہے۔ یعنی دینی خدمت وہی بجا لا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو۔

بات یہ ہے کہ ان علوم کی تعلیمیں یا دریت اور فلسفیت کے رنگ میں دی جاتی ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان تعلیمات کا دلدادہ، چند روز تو حسن ظن کی وجہ سے جو اس کو فطرتاً حاصل ہوتا ہے۔ رسوم اسلام کا پابند رہتا ہے۔ لیکن جوں جوں ادھر قدم بڑھاتا چلا جاتا ہے اسلام کو دور چھوڑتا جاتا ہے۔ اور آخر ان رسوم کی پابندی سے بالکل ہی رہ جاتا ہے۔ اور حقیقت سے کچھ تعلق نہیں رہتا۔ یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ اور ہوا ہے۔ یکطرفہ علوم کی تحقیقات اور تعلیم میں منہمک ہونے کا۔ بہت سے لوگ قومی لیڈر کہلا کر بھی اس رمز کو نہیں سمجھ سکے۔ کہ علوم جدیدہ کی تحصیل جب ہی مفید ہو سکتی ہے۔ جب محض دینی خدمت کی نیت سے ہو اور کسی اہل دل آسمانی عقل اپنے اندر رکھنے والے مرد خدا کی صحبت سے فائدہ اٹھایا جائے۔

میرا ایمان یہی کہتا ہے کہ اس دہریت نیچریت کے پھیلنے کی یہی وجہ ہے کہ جو شیطانی حملے الحاد کے زہر سے بھرے ہوئے علوم طبعی۔ فلسفی یا ہیئت دانوں کی طرف سے اسلام پر ہوتے ہیں۔ ان کا مقابلہ کرنے کے

(باقی دیکھیں ص۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والدین کے دوستوں اور رشتہ داروں سے حُسنِ سلوک کی اہمیّت

(درسِ حدیث —— فرمودہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنھما انّ النّبیّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال انّ ابرّ البرّ ان یّصل الرّجل ودّ ابیہ۔

کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ انسان اپنے باپ کے دوستوں سے حسنِ سلوک کرے۔

اس حدیث کی تشریح میں جو احادیث آپ نے بیان فرمائیں اُن کا متن بخوفِ طوالت چھوڑتے ہوئے صرف ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

حضرت عبد اللہ بن دینار حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک بدوی شخص انہیں مکہ کے راستے میں ملا۔ آپ نے انہیں سلام کیا اور انہیں اس گدھے پر سوار کیا جس پر وہ خود سوار تھے۔ اور اپنے سر پر سے پگڑی اتار کر انہیں دی ابن دینار کہتے ہیں ہم نے کہا اللہ آپ کا بھلا کرے یہ بدوی لوگ ہیں یہ تو تھوڑی سی چیز پر بھی راضی ہو جاتے ہیں۔ (آپ نے انہیں ایسی قیمتی چیز کیوں دی؟) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہنے لگے اِس بدوی کا باپ (میرے باپ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا دوست تھا اور مَیں نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہُوا ہے کہ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ انسان اپنے باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔

ابنِ دینار ہی سے ایک اور روایت میں بیان ہُوا ہے کہ جب حضرت ابن عمرؓ مکہ کا سفر کرتے تھے تو ایک عمدہ گدھے پر سواری کیا کرتے تھے اور سر پہ پگڑی باندھا کرتے تھے۔ ایک روز جبکہ وہ اُسی گدھے پر سوار تھے آپ کے پاس سے ایک بدو گزرا۔ آپ نے اس سے پوچھا کیا تُو فلاں کا بیٹا فلاں ہے؟ اس نے کہا ہاں مَیں وہی ہوں۔ پس آپ نے اُسے وہ گدھا دے دیا اور کہا کہ اِس پر سوار ہو جاؤ۔ اور اپنی پگڑی دی اور کہا اسے اپنے سر پر باندھ لو آپ کے بعض ساتھیوں نے اُسے بُرا منایا اور کہا آپ نے اِس بدو کو وہ گدھا دے دیا ہے جس پر آپ سفر کیا کرتے تھے اور جو پگڑی باندھا کرتے تھے وہ بھی دے دی ہے۔ تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ مَیں نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہُوا ہے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ انسان اپنے والدین کے دوستوں کے اہل و عیال سے بھی حسنِ سلوک کرے۔ جب وہ فوت ہو چکے ہوں اور بتایا کہ اِس شخص کا باپ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا دوست تھا۔

(مسلم)

اسی طرح مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک روز جب ہم حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ایک شخص بنی سلمہ میں سے آیا اور کہنے لگا اے رسولِ خداؐ! کیا کوئی نیکی ایسی بھی ہے جس کے ساتھ مَیں اپنے والدین سے ان کی وفات کے بعد نیکی کروں؟ حضورؐ نے فرمایا۔ ہاں! اُن کے لئے دعا کرنا اور اللہ تعالےٰ سے اُن کے لئے بخشش مانگنا اور ان کے بعد اُن کے عہدوں کا پورا کرنا۔ اور اُن کے اُن رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا جن سے صرف انہیں کی وجہ سے صلہ رحمی کی جا سکتی ہے اور اُن کے دوستوں یا سہیلیوں کی عزت کرنا (ایسی نیکیاں ہیں جو اُن کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں)۔

(ابو داؤد)

اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے کسی پر کبھی اتنی غیرت نہیں آئی جتنی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر آتی تھی حالانکہ مَیں نے اُنہیں دیکھا بھی نہیں تھا۔ لیکن آپؐ اُن کا بہت ذکر کیا کرتے تھے۔ اور کئی دفعہ ایسا ہُوا کہ آپؐ نے بکری ذبح کی تو اس کا گوشت حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھجوایا۔ مَیں کئی بار آپؐ سے عرض کرتی۔ آپؐ تو خدیجہ کا ذکر اِس طرح کرتے ہیں۔ گویا کہ دنیا میں خدیجہؓ کے سوا کوئی عورت پیدا ہی نہیں ہوئی اِس پر آپ حضرت خدیجہؓ کی خوبیاں بیان فرماتے اور یہ بھی فرماتے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے اُن سے اولاد بھی عطا کی ہے۔

جناب مولانا ابو العطاء صاحب نے اِن ارشاداتِ نبویہ کی روشنی میں والدین کی خدمت کی اہمیت بیان فرمائی اور اِس امر پر خاص طور پر زور دیا کہ ہمیں نہ صرف والدین کی زندگی میں اُن کی خدمت کرنی چاہیئے بلکہ اُن کی وفات کے بعد اُن کے دوستوں۔ عزیزوں اور اُن کے رشتہ داروں سے بھی نیک سلوک کرنا چاہیئے اور تمام وہ نیک کام کرکے اُن کی روحوں کو خوش کرنا چاہیئے جنہیں وہ اپنی زندگی میں بجالایا کرتے تھے۔

یہ اسلامی اخلاق کا ایک پہلو ہے کہ وفات یافتہ بزرگوں کے دوستوں کو نہ بھلایا جائے بلکہ ان سے ہمیشہ حسنِ سلوک کیا جائے۔ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کا ہمیشہ خیال رکھتے تھے اور امکان بھران سے حسنِ سلوک کرتے تھے۔ آپ نے اپنے صحابہؓ کو بھی اِس کی تلقین فرمائی۔ اسی لئے حضرت ابن عمرؓ کا وہ طریقِ عمل تھا جس کا ذکر ان احادیث میں آیا ہے۔ اپنے عزیزوں اور بزرگوں سے ان کی زندگی میں حسنِ سلوک کرنا بھی ضروری ہے مگر ان کی وفات کے بعد ان کے دوستوں کا خیال رکھنا بھی لازمی ہے۔ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلقِ عظیم کی ایک جھلک اور اسلامی اخلاق کا ایک پہلو ہے۔

(مرتبہ:۔ مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب ایم۔اے)

جماعتِ احمدیّہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

رمضان المبارک کے پیشِ نظر مجلس مشاورت میں یہ فیصلہ ہُوا تھا کہ جلسہ سالانہ وسط جنوری کے بعد ہو۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال کا جلسہ سالانہ دسمبر کی بجائے انشاء اللہ ۲۶-۲۷-۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ منعقد ہوگا۔ عہدہ دارانِ جماعت احباب کو تاریخوں کی اس تبدیلی سے مطلع فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیدالفطر — ایک مہینہ کی عبادت پر اظہارِ مسرّت و تہنیت

عیدالفطر کے ضروری احکام و مسائل

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر)

(۱)

اللہ تعالیٰ روزہ کی غرض و غایت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

۱۔ لعلّکم تتّقون۔ تاکہ تم خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اخلاقی اور اجتماعی کمزوریوں و قباحتوں سے بچو۔

۲۔ ولتکبّروا اللہ علیٰ ما ھداکم "تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کے مطابق اس کی عظمت بیان کرو۔

۳۔ لعلّکم تشکرون:۔ تاکہ تم اس کا شکر کرو۔

روزہ سے تقویٰ۔ خدا کی عظمت کا اقرار و اعتراف اور شکر کا مقام اس لئے حاصل ہوتا ہے کہ رمضان کے روزے اصلاحِ نفس اور قیامِ اخلاق کے لئے بہترین ممد و محرک ہیں۔ جسم کے تمام اعضاء اور حواس اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ زبان۔ کان۔ آنکھ ہاتھ اور پاؤں اور سب سے بڑھ کر دل پر ایمان اور احتساب کی پابندی لگتی ہے اس پابندی کی وجہ سے روزہ۔ تقویٰ خدا کی بڑائی اور شکر کے مقام پر ایک مسلمان کو قائم کرتا ہے۔ شکر کے معنے عربی زبان میں کسی امر کا برمحل کرنا ہے۔ اس لحاظ سے زبان کا شکر یہ ہے کہ وہ ذکرِ الٰہی کرے کسی کی غیبت اور چغلی نہ کرے جھوٹ سے نفرت کرے۔ حق گوئی اس کا شیوہ ہو جائے۔ ہر امر میں رضاءِ ربانی کو ملحوظ رکھا جائے۔ روزہ کے احکام پر عمل کرنے سے دل کی کدورتیں دھل جاتی ہیں ذہن میں انقلاب آجاتا ہے۔ یہی تقویٰ ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں کہا ہے۔ خوب فرماتے ہیں ؎

ہر اک نیکی کی جڑھ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑھ رہی سب کچھ رہا ہے

(۲)

روزہ کی وجہ سے انسانی فطرت قوم کے پسماندہ لوگوں مثلاً یتامیٰ، مساکین۔ بیوگان کے حقوق کی اہمیت محسوس کرتی ہے جو اپنے ہموم و غموم اور مختلف عائلی تفکرات کے ذہنی سکون ختم کر بیٹھے ہیں اور عملی طاقتیں بہت حد تک اس طبقہ کی مفقود ہو جاتی ہیں۔ ہاں جو نانِ شبینہ کے محتاج ہیں جن کے اطمینان و سکون کے سہارے اس دنیا میں موجود نہیں ہیں جو اپنے ماحول میں مایوسی کی زندگی گذار رہے ہیں ان کی گذر کیسے ہوتی ہوگی اس احساس کے پیشِ نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد بڑی تاکید کے ساتھ فرمایا کہ رمضان کے اختتام پر عیدالفطر کی نماز سے پہلے صدقۃ الفطر کی ادائیگی ضرور کر دی جائے بلکہ احادیث میں یہاں تک آتا ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ مکہ معظمہ کی گلیوں میں منادی کروائی کہ ہر مسلمان پر صدقۃ الفطر واجب ہے کیونکہ روزہ کا عملی نتیجہ اور ثمر صدقۃ الفطر ہے۔ جو خاندان کے ہر چھوٹے بڑے پر فرض ہے۔ اس مالی قربانی کا مقصد یہ ہے کہ غرباء اور امراء کے باہمی تعلقات میں مناسب توازن پیدا کیا جائے۔ نیز اگر روزوں میں کسی بشری کمزوری کی وجہ سے کوئی کمی رہ گئی ہے تو اسکے ذریعہ اس کا مناسب کفارہ ہو جائے۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر کی حکمت طھرۃ للصیام و طعمۃ للمساکین کے الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔ یعنی صدقۃ الفطر روزوں کی پاکیزگی کا باعث ہے اور مساکین کے لئے غذا و خوراک ہے۔

(۳)

عید کا لفظ عود سے مشتق ہے انہ سمی عید الانہ یعود کل سنۃ بفرحٍ مجدّدٍ۔ اس دن کا نام عید اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ ہر سال نئی خوشی اور مسرت کا پیغام لے کر آتی ہے۔ یہ عید ان روزہ داروں کے لئے جشنِ مسرت ہے جنہوں نے رمضان المبارک میں بھوکا پیاسا رہ کر رضاءِ ربانی حاصل کی۔ رمضان المبارک کے جملہ احکام و مقاصد عالیہ کے پیشِ نظر یہ عیدالفطر اس مقصد کے لئے ہے کہ پورے ایک ماہ کی روحانی ریاضت نے ہمارے اندر اطاعت۔ فدائیت۔ عقیدت تسلیم و رضا کا جو جذبہ پیدا کیا ہے اس پر ہم خوش ہیں اور ہم عہد کرتے ہیں کہ اپنے اندر روحانی و تعمیری انقلاب پیدا کریں گے۔ یہ خوشی و انبساط کی تقاریب۔ دعوتیں اچھے کپڑے۔ دوست احباب کی آمد اور ملاقاتیں اس خوشی و مسرت کی غمازی کرتی ہیں۔

مقامِ افسوس ہے کہ عیدالفطر جو اسلامی تمدن کا حقیقی مظہر ہے اسے آج نام کے مسلمان مغرب کے تمدن کو اختیار کرتے ہوئے موسیقی اور رنگا رنگ کے پروگرام سے مناتے ہیں حالانکہ یہ رمضان کی روح کے بھی خلاف ہے اور خدا تعالیٰ کے غضب کا باعث ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے:۔

قدم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم المدینۃ ولھم
یومان یلعبون فیھما
فقال ما ھذان الیومان
قالوا کنا نلعب فیھما
فی الجاھلیۃ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان اللہ قد ابدلکم
بھما خیرًا منھما یوم الاضحیٰ
ویوم الفطر۔ (ابوداؤد)

حضور صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اہلِ مدینہ کے لئے دو دن محض کھیل کود کے لئے تھے آپ نے دریافت فرمایا یہ دو دن کیا ہیں؟ اہلِ مدینہ نے کہا کہ حضور ہم ان دو دنوں میں زمانہ جاہلیت میں کھیلتے اور کودتے تھے اس پر حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان دو دنوں کے عوض تم کو دو دن بہتر اور بابرکت عطا فرمائے ہیں۔ جو یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر ہیں۔

اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے دورِ جاہلیت کے کھیل کود کو ناپسند فرمایا جس میں لغو تماشے۔ ناچ گانے۔ سینما کی مخرب اخلاق متحرک فلمیں اور اسراف کی مجالس کو ناپسند فرمایا تاکہ زمانہ جاہلیت کی عید اور اسلامی عید میں فرق ہو۔ یہ عیدالفطر اسلامی ثقافت و تہذیب کا نام ہے نہ کہ دجال کی روایات کو قائم کرتا ہے جس میں عریانی اور فحاشی کی مجالس کو زندہ کیا جاتا ہے۔ رمضان المبارک کی مبارک غرض کے پیشِ نظر عیدالفطر کے یہ معنے ہیں کہ ایک ماہ کی عبادت کی وجہ سے ہمارے اندر نیا احساس اور شعور پیدا ہوا ہے اس پر ہم خوش ہیں۔

(۴)

عیدالفطر کے احکام

۱۔ صدقۃ الفطر ادا کر کے عیدگاہ کی طرف روانہ ہونا چاہئیے۔

۲۔ عید کے دن غسل کرنا مستحب ہے۔

۳۔ خوشبو کا استعمال کرنا مسنون ہے بلکہ حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتطیّب باجود ما نجد فی العید کہ عید کے روز بہترین خوشبو کا استعمال کریں۔

۴۔ عیدالفطر کی نماز میں کچھ نہ کچھ کھا کر شامل ہونا سنت ہے۔ حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ آپ طاق کھجوریں کھایا کرتے تھے۔

۵۔ پیدل چلنا سنت ہے مگر اضطراری اور مقامی حالات میں سواری کر لی جائے آتے اور جاتے وقت راستہ تبدیل کر لیا جائے۔

۶۔ نمازِ عید کیلئے نہ اذان ہے اور نہ ہی اقامت۔

۷۔ عورتیں بھی عیدگاہ میں حاضر ہوں بلکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ "وجب الخروج علیٰ کل ذات نطاق" یعنی سب عورتوں کا (حتی المقدور) عیدگاہ میں جانا ضروری ہے تاکہ وہ حصولِ برکت اور دعاؤں میں شامل ہوں اور امام و خطیب کے خطبہ کی نصائح و مواعظ سے مستفید ہوں۔

۸۔ عید کی نماز سے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہیں ہے۔

۹۔ عید کی نماز کیلئے پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد سات تکبیریں ہوتی ہیں اور دوسری رکعت میں تکبیر کے بعد پانچ۔

۱۰۔ خطبہ انتہائی توجہ اور اہتمام سے سننا چاہئیے کیونکہ اس خطبہ عیدالفطر کا تعلق سارے سال سے ہوتا ہے۔

۱۱۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زیّنوا اعیادکم بالتکبیر کہ اپنی عیدوں کو تکبیرات کے ذریعہ مزین کرو۔ اسلئے عید کے دن نماز سے پہلے یہ تکبیر بلند آواز سے جاتے وقت پڑھی جائے۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اللہ اکبر و للہ الحمد۔

۱۲۔ نماز عید کے بعد اختتام پر ایک دوسرے کو مل کر مبارکباد دیں۔ صحابہ کرامؓ کا یہ معمول تھا کہ وہ ایک دوسرے سے ملاقات کرتے وقت کہا کرتے تھے کہ تقبّل اللہ منّا ومنک یعنی اللہ تعالیٰ ہم سب سے رمضان کی عبادت قبول فرمائے۔

۱۳۔ عیدالفطر کے بعد شوال کے مہینہ میں چھ روزے رکھنے مسنون ہیں۔ حدیث میں آیا ہے من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال فذالک صیام الدھر کہ جسنے رمضان کے روزے رکھے اور اسکے بعد شوال کے جو چھ روزے رکھے گا گویا اسنے ایک سال کے روزے رکھے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اسلام کی زندگی ہم سے ایک فدیہ مانگتی ہے"

مکرم لئیق احمد صاحب طاہر ربوہ

کوئی قوم۔ کوئی مذہب۔ کوئی تحریک اس وقت تک اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جب تک وہ اس غرض کے لئے جان مال وقت اور عزت قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتی۔ تمام روحانی سلسلوں میں ایثار و قربانی کی سینکڑوں مثالیں ملتی ہیں۔ خدا تعالیٰ مومنوں کے جان و مال دائمی جنت کے بدلہ میں خرید لیتا ہے اور پھر انہیں دنیا و دین کی دولتوں سے مالا مال کر دیتا ہے۔ جو شخص خدا تعالیٰ کی خاطر موت قبول کرتا ہے اس پر کبھی حقیقی موت وارد نہیں ہوتی بلکہ اسے دائمی زندگی سے سرشار کیا جاتا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

لا تقولوا لمن یقتل فی
سبیل اللہ اموات بل
احیاء ولکن لا تشعرون

(سورۃ البقرۃ)

حضرت اسماعیلؑ نے خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر موت قبول کی لیکن وہ آج بھی زندہ ہیں اور قیامت تک زندہ رہیں گے۔

اسلام کی نشاۃ اولیٰ میں مسلمانوں کو غیر معمولی ترقیات نصیب ہوئیں۔ لیکن جس قربانی کا مظاہرہ صحابہ کرامؓ نے کیا اسکی مثال ڈھونڈنے سے نہیں ملتی۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے شیریں لبوں سے ایک صدا بلند ہوتی اور مسلمان پروانہ وار اس آواز پر فدا ہونے کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے۔ مسلمان پروانوں کی مانند شمع اسلام پر فدا ہوئے۔ ان لوگوں نے اسلام کی خاطر اپنے آپ کو بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کروا ڈالا اور اپنے محبوب معشوق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اور خدا تعالیٰ کی ابدی رضا کی خاطر سخت چٹانوں اور پہاڑوں سے ٹکر لی۔ سمندر کی مہیب اور طوفانی لہروں میں اپنے گھوڑے دوڑا دیئے۔ اور ہر مشکل پر زبان حال سے لا خیر لا خیر کہتے ہوئے بڑھتے چلے گئے۔

یہ انہیں لوگوں کا کام تھا کہ بدر کے میدان میں خالی ہاتھ ایسے دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے جا کھڑے ہوئے جو ہر قسم کے ہتھیاروں سے مسلح تھا۔ اسلام کی خاطر جان فدا کرنے کے لئے باپ بیٹے سے اور بیٹا باپ سے جھگڑتا تھا۔ دشمن کے ہاتھوں زخمی ہو کر گرتے تھے مگر موت پر ناز کرتے تھے۔ خلافت راشدہ کے دوران بعض جنگوں میں ہزاروں مسلمان شہید ہوئے لیکن اپنے مقصد کے حصول کے لئے ان کے پائے ثبات میں کبھی لغزش پیدا نہ ہوئی۔ جنگ یرموک میں چار دنوں میں تقریباً گیارہ ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ جنگ قادسیہ میں چھ ہزار کے قریب مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ انہیں عظیم الشان قربانیوں کو خدا تعالیٰ نے شرف قبولیت بخشا اور عرب کی بنجر زمین کے رہنے والوں نے چند ہی سالوں میں اسلام کا پھریرا ساری موجود دنیا پر لہرا دیا۔ روم و فارس کی عظیم الشان سلطنتیں ان کے سامنے گھٹنوں کے بل گریں اور کروڑوں یہود و نصاریٰ نے اسلام کی برتری اور فضیلت کا اقرار کیا

آج اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا زمانہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق ساری دنیا پر اسلام نے غالب آنا ہے۔ یہ عظیم الشان خدمت خدا تعالیٰ ہم کمزور احمدیوں سے لینا چاہتا ہے۔ ہم ہر لحاظ سے کمزور ہیں اور ساری دنیا والے ہماری اس کمزوری اور بے بضاعتی پر خندہ زن ہیں لیکن جس حیّ و قیوم اور مقتدر ہستی کی تائید ہمیں حاصل ہے اس کے کلمہ کن کہنے سے کون و مکان معرض وجود میں آ جاتے ہیں۔ اسی خدا نے کمزور و ناتواں اہل عرب کو ساری دنیا پر غالب کر دیا تھا۔ آج بھی وہ خدا اپنی تقدیر کے مطابق اسلام کی سربلندی قائم کر کے رہیگا۔

لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم صحابہ کے سے خلوص۔ ایثار اور قربانی کا مظاہرہ کریں۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں

"اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے،،

(روحانی خزائن جلد سوم صفحہ ۱۰)

حضرت فضل عمرؓ نے خدا تعالیٰ کے الہام کے مطابق تحریک جدید کی بنیاد رکھی تاکہ اسلام کی حفاظت و مدافعت اور اشاعت و تبلیغ کے لئے ایک فوج تیار کی جائے ایک ایسی فوج جو ہر قسم کے روحانی ہتھیاروں سے لیس ہو۔ اس فوج کا ہر سپاہی ایسا دل رکھتا ہو جس کے پگھلنے پر خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آجائے جماعت احمدیہ اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ اسلام کا غلبہ اسی کے ہاتھ سے ہوگا لیکن کیا ساری جماعت نے وہ قربانیاں پیش کر دی ہیں جن سے اسلام کو زندگی مل سکے۔ کیا ہم صحابہ کرام کی سی قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ یقیناً ہم میں سے بعض نے ویسی ہی قربانی پیش کی ہے لیکن یہ بہت تھوڑے ہیں۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ہے

"ہم میں سے کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ اپنے خاندان میں سے کتنے کو دین کی طرف لا سکے گا۔ مگر اس کی کوشش یہی ہونی چاہیئے کہ اسکی ساری اولاد اور اس کی ساری نسل دین کے پیچھے چلے اور اگر اسکی کوشش کے باوجود اس کا کوئی عزیز اس رستہ سے دور چلا جاتا ہے تو وہ سمجھ لے کہ وہ میری اولاد میں سے نہیں،،

الفضل ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۹ء

پھر نوجوانوں کو زندگی وقف کرنے کی تلقین فرمائی

"احمدیت کی ترقی بغیر قربانی اور بغیر وقف کے نہیں ہو سکتی۔ میں دوسرے نوجوانوں کو بھی اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ احمدیت کی ترقی بغیر قربانی اور بغیر وقف کے نہیں ہو سکتی۔ انہیں بھی اس چیز کا احساس ہونا چاہیئے سینکڑوں ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے وقف کیا مگر سینکڑوں انتظار کرنے والے بھی آگے آئیں تا ان کے نام خدا تعالیٰ کے رجسٹر میں لکھے جائیں۔

(الفضل ۱۲ فروری ۱۹۵۰ء صفحہ ۳ کالم ۲)

حضرت مصلح موعودؓ کی خواہش ہے کہ جلد سے جلد ساری دنیا میں اسلام کی منادی کی جائے اور دنیا سے تثلیث، لادینیت اور شرک مٹا دیا جائے۔ اسلام کے لئے لاکھوں نوجوانوں کی ضرورت ہے مگر جماعت کے بعض لوگوں نے حضور کے ارشاد پر عمل نہیں کیا۔ حضور نے فرمایا

"دنیا کی موجودہ آبادی کو دیکھتے ہوئے لاکھوں لاکھ مبلغین اس کام پر متعین کرنے کی ضرورت ہے اس کے بالمقابل ہم نے چند سو مبلغ دنیا میں پھیلا رکھے ہیں جو آٹے میں نمک کے برابر بھی قرار نہیں دیئے جا سکتے مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ دوستوں نے اس ضمن میں اتنی ذمہ داریوں کا کما حقہ احساس نہیں کیا اگر وہ اس کی اہمیت کو سمجھ لیتے تو اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے اور انہیں تن کے کپڑے تک بیچ ڈالنے سے گریز نہ ہوتا،،

(الفضل ۲۲ مارچ ۱۹۵۱ء)

پھر فرمایا "اور اگر مبلغین کی تیاری کی رفتار یہی رہی تو اسکے معنے یہ ہیں کہ دس ہزار سال میں ہمیں کام کرنے والے آدمی تعداد میں مل سکینگے۔۔۔ اور دنیا کی کوئی قوم دس ہزار سال تک زندہ نہیں رہ سکتی

(الفضل ۲۲ دسمبر ۱۹۵۰ء)

حضور نے یہ تحریک فرمائی تھی کہ ہر احمدی گھرانے کو چاہیئے کہ وہ کم از کم ایک بچہ اسلام کے لئے وقف کر دے لیکن ابھی تک جماعت کے سینکڑوں ہزاروں گھرانوں نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ سیدنا حضرت فضل عمرؓ گو اب ہم میں موجود نہیں مگر آپ کا یہ ارشاد ایسے تمام گھرانوں کو پکار پکار کر بلا رہا ہے کہ آؤ اسلام کی خدمت کا یہی زمانہ ہے۔ جس خدا نے ماں باپ کو بھرا گھر دیا ہے کیا وہ اس کی خاطر اپنا ایک بچہ قربان نہیں کر سکتے۔ فرمایا۔

"مدرسہ احمدیہ میں دوست اپنے بچوں کو داخل کرانے کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ ہر خاندان یہی سمجھتا ہے کہ دوسرے خاندانوں سے لڑکے آ جائیں گے۔ اسے بھیجنے کی ضرورت نہیں اور چونکہ ہر گھر یہی سمجھ لیتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سارے ہی گھر خالی رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ ایمان کی کم سے کم علامت یہ ہونی چاہیئے کہ ہر خاندان ایک لڑکا دے۔ اور یہ بھی نہیں کہ تا وہ شرم و حیا کی وجہ سے منہ سے تو نہیں کہتا مگر عملی طور پر وہ یہی کہتا ہے کہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون۔

(الفضل ۲۲ دسمبر ۱۹۴۶ء)

حضور کے اس ارشاد پر جماعت کے غرباء اور متوسط طبقہ نے کسی حد تک عمل کیا۔ لیکن امراء نے اس بارے میں سخت سستی کا مظاہرہ کیا اور تا حال بالعموم یہی صورت قائم ہے حضور نے ایسے لوگوں کے متعلق ارشاد فرمایا۔

"میں تحریک کرتا ہوں کہ سیاسی طور پر معزز سمجھی جانے والی اقوام کے لوگ دینے کو اور اپنی اولادوں کو دین کے لئے وقف کریں۔ وقت بہت تھوڑا ہے اور کام بہت زیادہ ہے۔ خدا تعالیٰ اب زیادہ انتظار نہیں کر سکتا۔ اگر ہم سستی سے کام لیں گے۔ تو خدا تعالیٰ اپنے کام کے لئے کوئی اور انتظام کرے گا۔ اور ہماری بدقسمتی پر مہر ہو جائیگی"

(الفضل ۱۳ مارچ ۱۹۴۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکہ کے دور افتادہ احمدی بھائیوں اور جماعتوں کیلئے درخواست دعا

مکرم عبد الرحمٰن صاحب بنگالی۔ مشنری انچارج امریکہ

ماہ رمضان کے مبارک دن گذر رہے ہیں۔ صرف چند دن باقی ہیں۔ اس لئے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ ان مبارک وقتوں میں اپنے دور افتادہ بھائیوں بہنوں اور جماعتوں کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد فرما کر ممنون فرمائیں۔ خاص طور پر جماعت احمدیہ امریکہ کو یاد فرمائیں۔ جو کہ مرکز سے ہزاروں میل دور ہے۔ لیکن جسمانی دوری کے باوجود یہاں کی جماعت کے ممبران دل سے آپ کے بہت قریب ہیں۔ ان کے دلوں میں آپ کے لئے بہت محبت اور عزت ہے وہ مرکز کی زیارت اور اپنے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لئے تڑپتے ہیں۔ اسلئے کہ ان مبارک ایام میں ان بھائیوں اور بہنوں کو خاص طور پر اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے ایمان۔ اخلاص محبت اور اعمال صالحہ میں نمایاں ترقی عطا فرمائے۔ اور ان کو خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے۔ آمین

ان کے اخلاص کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ گزشتہ سال انہوں نے دس پندرہ ہزار ڈالر خرچ کر کے ڈیٹن میں ایک مسجد بنائی۔ ڈیماڈک مسجد کے لئے صرف عورتوں نے ۲۰۰ ڈالر دئے اور اب فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے پندرہ ہزار ڈالر کا وعدہ کیا اور تین ہزار کے قریب ادا بھی کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی ان قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور مزید قربانی کی توفیق بخشے۔ آمین

یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب مبلغین اور دوسرے کارکنان کو اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کے لوگوں کے دلوں کو اسلام کے لئے کھولدے اور اس ملک میں اسلام کا سورج جلد اور زیادہ چمک کے ساتھ چڑھے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے الحاد اور کفر اور شرک کے بادلوں کو ان پر سے جلد از جلد دور فرمادے اور جس طرح یہ ملک دنیوی مال و دولت سے مالا مال ہے اسی طرح روحانی دولت سے بھی مالا مال ہو جائے۔ **آمین**

اگرچہ یہ لوگ مادہ پرست ہیں پھر بھی ان کے دلوں میں مذہب کی محبت اور عزت موجود ہے۔ اسلئے امید کی جاتی ہے کہ اگر اسلام کی سچائی ان پر کھل جائے۔ تو یہ لوگ جلد اسلام کو قبول کر لیں گے۔ اور بہت اچھے مسلمان ثابت ہوں گے۔ انشاء اللہ

پس درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کے دلوں کو کھول دے اور ہمیں ان تک اسلام کو پہنچانے کی توفیق بخشے۔ ہماری مشکلات آسان کر دے اور ان کو تبلیغ کرنے میں جو دقتیں اور رکاوٹیں ہیں وہ دور فرمادے اور ان کے دلوں میں ایک ایسا انقلاب پیدا کر دے کہ وہ خود آ کر ہم سے اسلام کے متعلق معلومات حاصل کریں۔ اور ہمیں بھی توفیق ہو کہ ہم موثر طریقے سے دلائل سے محبت و پیار سے اخلاق سے اور دعاؤں سے ان کے دلوں تک پیغام اسلام کو پہنچا سکیں آمین۔ ثم۔ آمین۔

شکریہ احباب
و
درخواست دعا

میری اہلیہ محترمہ رمضزی خاتون صاحبہ جن کی عمر پچپن سال تھی۔ اور وہ موصیہ بھی تھیں ماہ رمضان میں مورخہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۶۶ء بروز جمعہ بوقت سوا دو بجے دوپہر اچانک حرکت قلب بند ہونے سے فوت ہو گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون

نماز جنازہ ۳۱ر دسمبر کو بعد از نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ہزاروں افراد شامل تھے۔ مقبرہ بہشتی میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے دعا فرمائی۔

میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خاص طور پر بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے نماز جنازہ پڑھائی نیز ازراہ شفقت و ہمدردی خط کے ذریعہ سے بھی افسوس کا اظہار کیا۔ جس نے ہمارے غم زدہ دلوں کو تسلی اور ڈھارس بخشی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے کئی بزرگ ہمارے گھر تعزیت کے لئے تشریف لائے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

ربوہ کے احباب کثرت سے تعزیت کے لئے گھر پر تشریف لاتے رہے۔ ہم اپنے محلہ کے احباب کے بھی بے حد ممنون ہیں کہ جنہوں نے ایسے وقت پر تجہیز و تکفین کا سارا کام خود ہی سر انجام دیا۔

مرحومہ کئی عمدہ اوصاف کی مالک تھیں نہایت ملنسار طبیعت کی سچی۔ بے ضرر۔ غریب پرور۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند نماز و تہجد پر ہیز گار و حقدار ترس خاتون تھیں اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کا خیال رکھتی تھیں۔ اکثر سچے خواب اور رؤیا و کشوف دیکھتی تھیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خلافت بابرکت سے متعلق انہوں نے آج سے ۱۸۔۱۹ سال قبل خواب دیکھا تھا۔ جو وہ اکثر اپنے بچوں اور رشتہ داروں کو سنایا کرتی تھیں ــــــ احباب دعا فرمائیں کہ

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں عالی مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ نیز تمام پسماندگان کو صبر و جمیل عطا فرمائے۔ مرحومہ نے سات بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

میرے والد صاحب مرحوم

میرے والد محترم مرزا ایوب بیگ صاحب مرحوم قادیان کے باشندہ تھے ابتدائی زمانہ قادیان میں گذارا پھر ملازمت کے سلسلہ میں مشرقی افریقہ چلے گئے۔ بقیہ زندگی وہاں ہی بسر کی۔ ۱۹۶۵ء میں ریٹائر ہو کر واپس پاکستان تشریف لے آئے اور لاہور میں قیام کیا۔ قریباً ڈیڑھ سال بیمار رہ کر ۱۲ر رمضان المبارک کو دن کے دو بجے ہمیں داغ مفارقت دیکر اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

ابا جان مرحوم دل کے غنی تھے خوش مزاجی طبیعت میں بہت تھی ہر ایک کے ہمدرد تھے۔ حاجتمند کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ مہمان نواز تھے احمدیت سے بہت محبت تھی خدا پر بھروسہ رکھتے تھے۔

ہم چار بھائی اور دو بہنیں ہیں سب سے بڑے بھائی انگلستان میں ملازمت کر رہے ہیں۔ میری والدہ صاحبہ کمزور اور بیمار ہیں۔ اس صدمہ نے انہیں اور بھی کمزور کر دیا ہے

تمام بزرگوں اور بھائیوں کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ والدہ صاحبہ کی زندگی اور صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ اور ہم بھائی بہنوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔ ہمیں خادم دین بنائے۔ اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار منصور مرزا۔ بھاٹی دروازہ۔ لاہور)

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲)

لئے یا ان کا جواب دینے کے لئے اسلام اور آسمانی نور کو عاجز سمجھ کر عقلی ڈھکوسلوں اور فرضی اور قیاسی دلائل کو کام میں لایا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے مجیب قرآن کریم کے مطالب اور مقاصد سے کہیں دور جا پڑتے ہیں اور الحاد کا ایک چھپا ہوا پردہ اپنے دل پر ڈال لیتے ہیں۔ جو ایک وقت اگر اللہ تعالیٰ اپنا فضل نہ کرے تو دہریت کا جامہ پہن لیتا ہے اور وہی رنگ دل کو دیتا ہے۔ جس سے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

آج کل کے تعلیمیافتہ لوگوں پر ایک بڑی آفت جو آ کر پڑتی ہے وہ یہ ہے کہ ان کو دینی علوم سے مطلق مس نہیں ہوتا۔ پھر جب وہ کسی ہیئت دان یا فلسفہ دان کے اعتراض پڑھتے ہیں۔ تو اسلام کی نسبت شکوک اور وساوس ان کو پیدا ہو جاتے ہیں۔ تب وہ عیسائی یا دہریہ بن جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں ان کے والدین بھی ان پر بڑا ظلم کرتے ہیں کہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے ذرا سا وقت بھی ان کو نہیں دیتے اور ابتداء ہی سے ایسے دھندوں اور بکھیڑوں میں ڈال دیتے ہیں۔ جو انہیں پاک دین سے محروم کر دیتے ہیں۔" (اقتباس ۶۹)

اس سے واضح ہوتا ہے کہ جو مسلمان مغربی علوم پڑھ کر گمراہ ہو جاتے ہیں۔ اسکی وجہ یہی ہوتی ہے کہ ان کو اپنے دین سے کوئی واقفیت نہیں ہوتی۔ اور یہی وجہ ہے کہ احمدی تعلیمیافتہ دوست ان علوم میں ماہر ہونے کے باوجود اسلام پر بھی نہایت سختی سے کاربند ہوتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان ویسٹرن ریلوے!

مغربی اور مشرقی پاکستان کے درمیان ریل کم بحری جہاز کی بکنگ

باہمی تجارت اور کاروبار کو وسعت دینے اور معاشی سالمیت کو ترقی دینے کے لئے جو کلی طور پر ملک کی بہبود کے لئے ضروری ہے متذکرہ بالا سکیم کو یکم اپریل ۱۹۶۱ء سے نافذ کیا جا چکا ہے۔ اس سکیم کے نمایاں پہلو جو دونوں صوبوں کے درمیان کاروبار کو کاروباری حلقوں کی کم سے کم لاگت اور محنت سے ترقی دیتے خیال کئے جاتے ہیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) اس سکیم کے تحت ریلوے مال اسباب ارسال کرنے والوں اور موصول کرنے والوں کے لئے کلیئرنگ اور فارورڈنگ ایجنٹس کے علاوہ پورٹ ٹرسٹ اینڈ شپنگ کمپنیوں کی جانب سے بطور ایجنٹس کام کرتے ہیں

(۲) بک کئے جانے والے مال کو منزل مقصود تک پہنچانے کے لئے مال اسباب اٹھانے کے لئے ڈنگیوں اور بحری جہاز میں جگہ کا بندوبست کرنے کی ذمہ داری ریلوے قبول کرتا ہے۔

(۳) یہ سکیم کاروباری حضرات خاص طور پر دونوں صوبوں میں وسیع کاروباری حضرات کے لئے جو براہ راست ایک دوسرے سے پورٹ ٹاؤن میں اپنے دفتر قائم کئے بغیر یا ایجنٹس مقرر کئے بغیر کاروبار کرتے ہیں۔

(۴) ہر ایک بندرگاہ پر ریلوے بلا نام اخراجات پر مال و اسباب کی دیکھ بھال کی ذمہ داری لیتی ہے۔

(۵) اس سکیم کی مکمل تفصیلات متعلقہ سٹیشن ماسٹر سے حاصل کی جا سکتی ہیں یا پاکستان ویسٹرن ریلوے گڈز ٹریفک حصہ ۱ (نمبر ۱) کے پیرا صفحات ۸۰ تا ۸۵ دیکھیں۔

(۶) اس سکیم کے تحت بکنگ کے لئے سٹیشن اور اشیاء حسب ذیل ہیں:۔

ا۔ مغربی پاکستان سے

۱۔ اشیاء: بوٹ اور جوتے، سپورٹس اور سرجیکل سامان، ادویات، رائی کا تیل، دیسی ٹیبل آئل، املی، خشک پھل، کاٹن یارن کاٹن مینوفیکچرز، گرم مصالحے، تمباکو، ماربل اور ماربل چپس لبریکنٹس، لوہے کے اوزار (بشمول ہینڈ ٹولز اور چھوٹی ورکشاپوں کی ایکوپمنٹس) تانبے، بجلی کا سامان، ٹیکسٹائل ڈائز ملک فوڈ اور گلوکوز، بلیچنگ پاؤڈر، پنسل کے لیمپ سٹوز، آئل کوکر، لالٹینیں، لال مورو، پرنٹنگ ٹائپیں، پرنٹنگ میٹریل، رنگنگ مشینری، صابن (تمام اقسام) سٹارچ سیڈز (تمام اقسام) سٹرا بورڈ، چپ بورڈ، کارڈ گیٹڈ بورڈ۔ اور پون کتابیں اور رسالے وغیرہ ٹینچ۔ رونن۔ آئرن پریس۔ بسکٹ بائیسکل اور متعلقہ پارٹس فائر بکس، کشکی، ٹماٹر، اور جو بیں، چلغوزے۔ ٹرپنٹائن آئل۔ ٹیکسٹائل مشینری اور سپیئر پارٹس ربڑ کی مصنوعات (تمام اقسام) پولٹری کی اشیاء، بچے نکالنے کی صنعتی مشین اور ہمکی لبرو ڈراشینری۔ مشین ٹولز۔ (تمام اقسام) اونی مصنوعات (تمام اقسام) ہارڈ ویئر۔ پی وی سی پلاسٹک میٹریل تیار شدہ یا غیر تیار شدہ۔ کلا ادر ڈائز ڈیپیٹنز 'اے' اور 'بی'۔ باس ویڈ۔ مٹی پاسٹون۔ حدی سیلی۔ موٹر ٹریکٹر اور پی وی سی کے پارٹس اسٹول اسٹیل کاٹن (خام) ہینڈ ریڈ شیٹ کی ہیلیاں مکمل پریس شدہ۔ تالے۔ MEAL MINCERS آئس کریم فریزر ٹرنک جوس مشین۔ چھوٹے شیشے کی بوتلیں پینٹریوں کی اٹھیں۔ (بشمول میتھیمیٹیکل انسٹرومنٹس) فائر ٹیلے۔ گولڈ بچوں ہلش۔ بار ٹیبی جپسم۔ وال پلاسٹر۔ پلاسٹر آف پیرس۔ ٹیلہ۔ سوپ سٹون۔ چاک۔ وائٹنگ بینٹونائٹ۔ باک مٹی۔ OCHRES۔

ب۔ سٹیشن: بہاولنگر۔ بہاولپور۔ بوئی۔ بھلوال۔ چیچہ وطنی۔ حویلی رود۔ چشتیاں۔ فورٹ عباس۔ فتح جنگ۔ گمبٹ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ ہری پور ہزارہ۔ ہارون آباد۔ حیدر آباد۔ جہلم۔ جہانگیر روڈ۔ کھیوڑہ۔ قصور۔ خیر آباد۔ کنڈ۔ خیرپور۔ کابل ریور۔ خانیوال۔ خان پور۔ خوش حال کوٹ۔ لائلپور۔ لارنس پور۔ لائی پور۔ منڈی بورے والا۔ مردان۔ میانوالی۔ میرپور خاص۔ ننگری۔ ملتان شہر۔ اوکاڑہ۔ پلیٹ فارم کینٹ۔ پڈ در شہر۔ پپلاں۔ کوٹری۔ رحیم یار خان۔ راہوالی۔ راولپنڈی۔ صادق آباد۔ سرگودھا۔ شکارپور۔ سیالکوٹ۔ سکھر۔ سکھر بندر۔ واہ اور وزیر آباد۔

اا۔ مشرقی پاکستان سے

ا۔ اشیاء: ماچس، ڈلیں۔ سپاری۔ کاغذ اور جیوٹ مصنوعات ہلدی رسے اور ادویات، تمباکو، ہائیڈز اور سکن کاٹن۔ ہیسی گڈز۔ ڈرائی چیلز۔ مونگ پھلی۔ لیکٹنگ ربڑ بلیڈ۔ انڈے۔ پولٹری۔ آئل کیک۔ چائے۔ چاول۔ دالیں۔ تانبے کے شکنجے۔ ملکی لکڑی کی پنسلیں بائیسکل اور اس کے پارٹس۔ سگریٹ۔ زردہ۔ تمباکو ملکی تیار شدہ۔ صابن اور نہانے کا صابن۔

(ب) سٹیشن: بصیر آباد۔ بازار۔ بوگرہ۔ چاندپور۔ چوموہانی۔ سراج گنج گھاٹ۔ چٹاگانگ، کومیلا۔ ڈھاکہ، دولت گنج، بھوم، دیناج پور، ایشوردی جیسور۔ کھلنا۔ کشتیہ۔ میمن سنگھ۔ نرائن گنج۔ راجشاہی رنگ پور۔ سید پور۔ ستاہار۔ سارداروڈ۔ شائستہ گنج۔ سلہٹ اور نیچ گاؤں۔

۷۔ چھوٹی اشیاء کی بکنگ: رائی کے تیل۔ دیسی ٹیبل آئل۔ اور گھی کے علاوہ متذکرہ بالا اشیاء "چھوٹی اشیاء" کے طور پر بکنگ کے لئے قبول کی جائیں گی۔ اس سکیم کے تحت "چھوٹی اشیاء" کے لئے کم از کم قابل قبول وزن اور حجم ریل۔ کم۔ بحری جہاز کے روٹ کے ذریعہ بالترتیب ۲۰ سیر اور ۵ مکعب فٹ ہے۔

۸۔ مغربی پاکستان میں چٹاگانگ سٹرینڈ روڈ کے لئے اپ کنٹری سٹیشنوں سے اور مشرقی پاکستان میں کراچی کے لئے اپ کنٹری سٹیشنوں سے بھی بکنگ کی اجازت ہوگی۔

۹۔ اگر کاروباری حلقوں نے اس سکیم کی سرپرستی کی تو ان انتظامات میں مزید اشیاء اور سٹیشنوں کو شامل کر کے مزید توسیع کی جا سکتی ہے۔

برائے وائس چیئرمین (کمرشل)

INF(L) 3729

عطارانِ مشرق رجسٹرڈ ربوہ
کے مایۂ ناز تحفے!

خورشید ہیئر آئل
متعدد جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ بالوں کی تمام بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ قیمت اڑھائی روپے۔

روغن آملہ
خالص آملہ سے تیار کردہ
قیمت فی شیشی دو روپے۔

روغن سرسوں کچی گھانی
سو فیصدی خالص
قیمت ڈیڑھ روپیہ

سٹاکسٹ: نوید جنرل سٹور گولبازار ربوہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

عطارانِ مشرق رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

عید کے لئے

دیدہ زیب کپڑے

مومن کلاتھ ہاؤس قریشی مارکیٹ گولبازار سے ریشمی و سوتی۔ دیدہ زیب کپڑے خریدنے کے لئے تشریف لائیے۔ ریٹ بارعایت ہوں گے۔ دیانتداری ہمارا نصب العین ہے۔
خواجہ عبدالمومن سید محمود افضل شاہ

مومن کلاتھ ہاؤس قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ

اکسیر اپھارہ

سے جانوروں کا مہلک اپھارہ بفضلہ تعالیٰ منٹوں میں غائب ہو جاتا ہے یہ دوا گیارہ سال سے اس رعایت کے ساتھ تقسیم ہو رہی ہے کہ غیر مفید ہونے پر قیمت واپس۔ اسپیشل اکسیر منہ کھر۔ اکسیر گلگھوٹو خناق رودک اور اکسیر کنار وغیرہ جانوروں کی کامیاب دوائیں ہیں۔ قیمت ہر دوا کا ایک ٹی پیکٹ ایک روپیہ۔ درجن یا زیادہ پر ۳۳ فیصدی کمیشن۔ دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک ذمہ کمپنی۔
ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک کمپنی مشعل ڈاکخانہ ربوہ

درخواستِ دعا

خاکسار کے چچا چوہدری عبدالمنان خان صاحب جو فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں کو پہلے سے بتدریج آرام آ رہا ہے لیکن ابھی پورے طور پر آرام نہیں آیا۔ کمزوری بھی زیادہ ہے۔ احباب کامل و عاجل شفا پانے کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالرحیم کاٹھ گڑھی)

صرف ۶ روپے میں ماہنامہ انصار اللہ جیسے تربیتی رسالہ کے بارہ شمارے حاصل کیجئے
(ناظم اشاعت مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر جماعتی ملاقاتوں کا پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے جلسہ سالانہ کے ایام میں جماعتی ملاقاتوں کا پروگرام درج ذیل ہے جماعتیں اپنی اپنی ملاقات کی تاریخ اور وقت نوٹ کر لیں اور اس کے مطابق ملاقات کا شرف حاصل کریں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

تاریخ	وقت	نام جماعت ہائے	عرصہ ملاقات
۲۶/۱/۶۷	۸ بجے صبح	لاہور شہر و ضلع	۵۰ منٹ
		کیمبل پور شہر و ضلع	۱۰ منٹ
	۲½ بجے شام	گجرات شہر و ضلع	۴۰ منٹ
		پشاور، ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن	۴۰ منٹ
		شیخوپورہ شہر و ضلع	۵۰ منٹ
		جہلم شہر و ضلع	۲۰ منٹ
۲۷/۱/۶۷	۸ بجے صبح	ملتان شہر و ضلع	۳۵ منٹ
		راولپنڈی شہر و ضلع	۳۰ منٹ
		ڈیرہ غازی خان شہر و ضلع	۱۵ منٹ
		میانوالی شہر و ضلع	۵ منٹ
	۲½ بجے شام	سیالکوٹ شہر و ضلع	۶۰ منٹ
		بیعت	۱۵ منٹ
		گوجرانوالہ شہر و ضلع	۴۰ منٹ
۲۸/۱/۶۷	۸ بجے صبح	حیدرآباد - خیرپور ڈویژن	۴۵ منٹ
۲۸/۱/۶۷	۸ بجے صبح	کراچی	۳۰ منٹ
		مظفر گڑھ شہر و ضلع	۱۵ منٹ
	۲½ بجے شام	کوئٹہ بلوچستان	۲۰ منٹ
		بہاولپور ڈویژن (ماسوا اضلاع)	۳۰ منٹ
		بیعت	۱۰ منٹ
		سرگودھا شہر و ضلع	۴۵ منٹ
		منٹگمری شہر و ضلع	۴۰ منٹ
۲۹/۱/۶۷	۹ بجے صبح	جھنگ شہر و ضلع	۲۵ منٹ
		بیعت	۱۰ منٹ
		آزاد کشمیر	۱۵ منٹ
		لائل پور شہر و ضلع	۷۵ منٹ
		مشرقی پاکستان	۱۵ منٹ
		ہندوستان	۵ منٹ
		بیرونی ممالک	۱۰ منٹ

ایثار

رمضان مبارک کے شروع میں یہ درخواست کی گئی تھی کہ ہمارے بلند مطمح نظر کا تقاضا ہے کہ ہم سب غیر معمولی قربانی اور ایثار کرنے والے بن جائیں مگر یہ روح اللہ تعالیٰ کے خاص فضل ہی سے پیدا ہو سکتی ہے لہذا اس سلسلہ میں رمضان مبارک کے ایام خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے بہترین ایام ہیں۔ امید ہے احباب آخری عشرہ کے نہایت بابرکت ایام سے پورا پورا فائدہ اٹھا رہے ہوں گے۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

آل ربوہ پنجابی مباحثہ

سٹوڈنٹس یونین تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام آل ربوہ پنجابی مباحثہ مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۶۷ء بروز سوموار بوقت ۶ بجے شام منعقد ہوگا۔ موضوع یہ ہے۔

"اس پرہاں دی لٹ دے وچ :
تنوں بنیاں نئیں تے کم اڑ یا نئیں"

ربوہ میں رہنے والے تمام مقررین کو مقابلہ کی دعوت دی جاتی ہے اس کے علاوہ اہل ذوق حضرات کو تقاریر سننے کی دعوت ہے۔

(سیکرٹری یونین)

جلسہ سالانہ — جماعتی قیام گاہیں

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ امسال مہمانان کرام کے قیام کے سلسلہ میں حسب ذیل انتظام کیا گیا ہے۔ ہر قیام گاہ کے سامنے ان جماعتوں کے نام درج ہیں جو اُن میں ٹھہریں گی۔

(ناظم مکانات جلسہ سالانہ)

نمبر شمار	نام ادارہ	نام جماعت
۱ -	تعلیم الاسلام ہائی سکول	منٹگمری شہر و ضلع - ملتان شہر و ضلع - جہلم شہر و ضلع - خیرپور ڈویژن - سعید آباد ڈویژن
۲ -	بشیر ہال تعلیم الاسلام ہائی سکول	گجرات شہر و ضلع -
۳ -	بورڈنگ ہاؤس " "	گوجرانوالہ شہر و ضلع، راولپنڈی شہر و ضلع
۴ -	دار الضیافت	سرگودھا شہر و ضلع - کراچی ڈویژن - قادیان - بھارت پشاور ڈویژن - ماسوا ضلع ہزارہ
۵ -	دفاتر انصار اللہ	مظفر گڑھ شہر و ضلع - میانوالی شہر و ضلع۔
۶ -	پرائمری سکول دار الرحمت وسطی	جھنگ شہر و ضلع - لائل پور شہر
۷ -	جامعہ احمدیہ	ڈیرہ غازی خان شہر و ضلع
۸ -	ہوسٹل جامعہ احمدیہ	شیخوپورہ شہر و ضلع - لائل پور ضلع -
۹ -	تعلیم الاسلام کالج	لاہور شہر و ضلع - کیمبل پور شہر و ضلع - آزاد کشمیر - بہاولپور ڈویژن
۱۰ -	ایوان محمود	سیالکوٹ شہر و ضلع -
۱۱ -	دفتر خدام الاحمدیہ (ملحقہ کمرے ایوان محمود)	ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن - ضلع ہزارہ - کوئٹہ قلات ڈویژن -

(ناظم مکانات جلسہ سالانہ)

بچوں کے لئے

وقف جدید کے لئے ایک نہایت پیارا تحفہ

آج مورخہ ۵ جنوری ۱۹۶۷ء صبح دفتر شروع ہوئے ابھی زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے ایک پیغام اور ایک بڑے لفافے میں لپٹا ہوا ایک وزنی سا تحفہ لے کر آیا۔ جو وقف جدید کے لئے تھا۔ بڑے تعجب اور دلچسپی سے اُسے کھولا تو معلوم ہوا کہ ایک مٹی کا بنا ہوا پیسے جمع کرنے والا غلک ہے۔ جس میں عزیز محمد سلیمان سلمہ اللہ پسر مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر جیب خرچ کے پیسے اس نیت سے جمع کرتے رہے ہیں کہ یہ بھر جائے گا تو حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی خدمت میں وقف جدید کے چندہ کی مد پر پیش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پیارے تحفے کو قبول فرمائے اور اس بچے کے ایمان خلوص اور حسنات دنیا و آخرت کے غلے ہمیشہ بھرے رکھے اور دوسرے معصوم بچوں کو بھی جنہوں نے بڑے خلوص اور پیار سے اس دینی کام میں قربانیاں پیش کی ہیں اپنے فضل و کرم سے نوازے اور ان سب کے ایمان جان مال اور خلوص میں برکت دے آمین

جو بچے ابھی اس تحریک میں شامل نہیں ہو سکے کیا وہ اپنے غلے بھرنے کا انتظار تو نہیں کر رہے۔؟

(ناظم ارشاد وقف جدید)

درخواست دعا

میرے ماموں زاد بھائی مکرم چوہدری محمد لطیف انور مغل پورہ لاہور بعارضہ اپنڈے سائٹس بیمار ہیں۔ احباب جماعت بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں شفا عطا فرمائے۔

(خاکسار رشید احمد ارشد کلرک دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴